129

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۱۹ ظہور ۱۳۵۰ ہش، ۱۹ اگست ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۹۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مورخہ ۱۲ ظہور/اگست بروز جمعرات افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کر کے واپس وطن تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صوفی صاحب کا واپس مرکز سلسلہ میں آنا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین۔

خاکسار کے برادر اکبر خواجہ نعیم الدین قمر مینٹل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں برادرم کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال آمد)

محترم کرنل غلام محمد صاحب اقبال کی اہلیہ صاحبہ کا آپریشن مورخہ ۱۶ ظہور (اگست) کو سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں ہُوا ہے آپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ملک نصیر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

مجلس نُصرتِ جہاں کی سکیم "آگے بڑھو" کے تحت

روکوپر (سیرالیون) میں احمدیہ نُصرت جہاں کلینک کا قیام

حکومت سیرالیون کی طرف سے ایک ڈسپنسری ہمارے حوالے کرنیکا فیصلہ

"خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں ہماری ایک اور ڈسپنسری نے روکوپر کے مقام پر ۲۰ جولائی سے کام شروع کر دیا ہے الحمد للہ۔ اس کا نام احمدیہ نصرت جہاں کلینک رکھا گیا ہے۔ یہ کلینک فی الحال عارضی جگہ پر شروع کیا گیا ہے مستقل جگہ اور فرنیچر کا انتظام پارلیمنٹ کے ممبر آنریبل مسٹر گھابے کر رہے ہیں۔ وزیر مالیات انشاء اللہ جلد ہی اس کا باقاعدہ افتتاح فرمائیں گے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب ہمارے ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب ایم بی ایس اور مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر سیرالیون روکوپر میں پہنچے تو اہالیان شہر اور مقامی جماعت نے شہر سے باہر چند فرلانگ کے فاصلہ پر وہاں کے رواج کے مطابق خوشی کا اظہار کرنے کیلئے ڈھول پیٹ کر ان کا استقبال کیا اور مقامی چیف نے مکان پر جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے جلد کام شروع کرنیکا مطالبہ کیا مقامی احباب کے اشتیاق کے پیش نظر سامان کی نایابی کے باوجود فی الحال عارضی طور پر کچھ سامان مستعار لیکر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے کام شروع کر دیا ہے مریض کثرت کے ساتھ علاج کی غرض سے آ رہے ہیں انکی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش کے باوجود صرف ساڑھے چار گھنٹوں میں ۲۶ مریض آئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان کا معائنہ کر کے انہیں خود ہی دوائی وغیرہ بھی بنا کر دی۔

اس کلینک کے اجراء کے ساتھ ہی گورنمنٹ سیرالیون نے اپنی ایک سٹری ڈسپنسری بھی بمعہ ساز و سامان ہمارے سپرد کرنیکا فیصلہ کیا ہے جو عنقریب ہماری تحویل میں دے دی جائے گی انشاء اللہ۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

صدر فلپائن کیطرف سے احمدیہ مشن نیروبی کے مرسلہ احتجاجی تار کا جواب

"حکومت کو اس واقعہ پر گہری تشویش ہے ضروری اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں"

احمدیہ مسلم مشن نیروبی (کینیا) کے مبلغ انچارج مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے فلپائن کے مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف جو احتجاجی تار صدر جمہوریہ فلپائن کے نام ارسال کیا تھا۔ صدر صاحب موصوف کی طرف سے اس کا حسب ذیل جواب موصول ہوا۔

"بخدمت چیف احمدیہ مسلم مشن نیروبی

اطلاعاً عرض ہے کہ آپ کا مرسلہ پیغام صدر مارکوس کے ملاحظہ میں آیا۔ صدر موصوف کی زیر ہدایت میں آپ کو اور آپ کی جماعت کو یقین دلاتا ہوں کہ کوٹاباٹو کے صوبہ میں رونما ہونے والے افسوسناک واقعات پر خود حکومت کو گہری تشویش ہے۔ صدر موصوف نے ان واقعات کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ جو لوگ مجرم ثابت ہوں گے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ مزید برآں صدر کی زیر ہدایت ایسے واقعات کے سدّ باب کے لئے ہر ممکن اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ صدر کی طرف سے انتہائی گہرے مخلصانہ جذبات قبول فرمائیں۔

جے۔ سی۔ ٹیوویٹرا
(J.C. Tuvera)
پریذیڈنشل اسسٹنٹ"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ظہور ۱۳۵۰ ہش

غلبۂ اسلام دعا کے ساتھ ہی وابستہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری تحریک دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فرمائی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم اور جدوجہد میں جماعت احمدیہ کی غیر معمولی مدد و نصرت فرمائے اور اس سلسلے میں دُنیا کے جس خطے اور جس حصے میں بھی مشکلات پیش آئیں اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل و کرم سے انہیں دُور فرمائے۔

حضور اقدس کی یہ تحریک بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کے لئے قائم فرمایا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت دی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعے

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب (اسلام) اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کی راہ میں جو مشکلات حائل ہوتی ہیں یا رکاوٹیں پیش آتی ہیں وہ دراصل اسلام کی ترقی اور اشاعت کی راہ میں پیش آمدہ مشکلات ہیں اور ان مشکلات کو دُور کرنے کے لئے جو دعائیں کی جائیں گی وہ اسلام کی ترقی اور فتح کے لئے دعائیں کرنے کے مترادف ہے۔ ان مشکلات کا پیش آنا بھی ضروری تھا کیونکہ حضور علیہ السلام نے اسلام کے آفتاب کے پورے کمال کے ساتھ طلوع ہونے کی بشارت دینے کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ

"ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے رکے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان روح پرور ارشادات سے صاف ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے لئے غلبۂ اسلام کی مہم کے دوران ایسی مشکلات کا آنا بہرحال مقدر تھا جن سے ہمارے جگر خون ہو جائیں اور ہمارے آرام کھو جائیں اور اس زمانہ میں اسلام کو زندہ کرنے کے لئے بہرحال ایسی قربانیوں میں سے گزرنا ضروری ہے جو گویا موت کے مترادف ہوں۔ حضور کے مبارک الفاظ میں یہی وہ فدیہ ہے جس پر اسلام کی اور مسلمانوں کی زندگی کا انحصار ہے۔

ان مشکلات کے ازالہ کے لئے جہاں تک ظاہری تدابیر کا تعلق ہے وہ تو بہرحال اختیار کرنا ضروری ہیں اور اختیار کی جاتی ہیں لیکن درحقیقت اصل طریق اور ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ ہم دعاؤں پر خاص طور پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ وعدہ کیا ہے کہ ادعونی استجب لکم یعنی اے مومنو! تم مجھے پکارو میں ضرور تمہاری دعاؤں کو سنوں گا اور انہیں شرف قبولیت بخشوں گا۔ علاوہ ازیں غلبۂ اسلام کا اور جماعت احمدیہ کی کامیابی کا دعاؤں کے ساتھ ایک خاص اور گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو دعا کو اپنا ایک خاص ہتھیار قرار دیا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا نے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔"

اس وقت غلبۂ اسلام کی جدوجہد ایک نہایت نازک اور خاص دور میں سے گزر رہی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آئندہ بیس پچیس سال غلبۂ اسلام کی مہم میں خاص اور فیصلہ کن اہمیت کے حامل ہیں۔ اس سلسلے میں سرزمین بلال (افریقہ) کے مختلف ملکوں میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور اسلام کی بسرعت ترقی کے آثار نمایاں ہیں۔ لیکن ان کی وجہ سے مخالفین اسلام کے حلقوں نے بھی اپنی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں میں اضافہ کر دیا ہے اور وہ ہماری راہ میں نت نئی مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ پہلے کی طرح اب بھی انشاء اللہ وہ اپنے منصوبوں میں ناکام ہوں گے۔ لیکن یہ مشکلات بہرحال وقتی طور پر ہماری راہ میں ضرور حائل ہو سکتی ہیں اور ان کا ازالہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم موجودہ ایام میں دعاؤں پر خاص زور دیں تاکہ اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح ان مشکلات کو بھی معجزانہ رنگ میں ہماری راہ سے ہٹا دے اور کاروان اسلام خدائی رحمتوں اور برکتوں کے سایہ میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے حتیٰ کہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیں جبکہ ساری دنیا ہمارے آقا اور سردار سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس جھنڈے تلے جمع ہو اور اسلام کا پرچم دنیا بھر میں لہرا رہا ہو۔

دین و دُنیا میں نام رہتا ہے

نفس کا جو غلام رہتا ہے
زندگی میں وہ خام رہتا ہے

ایسے اِنساں کو اس جہاں میں فقط
عیش و عشرت سے کام رہتا ہے

لہو و لعب و نشاطِ دُنیا میں!
منہمک وہ مدام رہتا ہے

بھوت حرص و ہوٰی کا اس پہ سوار
رات دن، صبح و شام رہتا ہے

الغرض ہر گھڑی وہ بدقسمت
اپنے مَنْ کا غلام رہتا ہے
لَو خدا سے لگانے والے کا
دین و دُنیا میں نام رہتا ہے

اہلِ صدق و صفا کی محفل میں!
ذکرِ خیر اُس کا عام رہتا ہے
حمد و تسبیحِ حق، درود و سلام
اُس کا شغلِ دوام رہتا ہے

مئے عرفاں جسے ملیّسر ہو ؛ وہ کہاں تشنہ کام رہتا ہے

(محمد صدیق امرتسری - انچارج)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

130

قیامِ پاکستان کا روحانی پس منظر

استحکام پاکستان کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی الہامی تحریک

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

(قسط نمبر ۳)

ملت احمد کا غم اور سیدنا محمود

حضرت سیدنا محمود مصلح موعودؓ اپنے پہلو میں ملت احمد کا جو غم چھپائے رکھتے تھے اس کی جھلک آپ کے ابتدائی شعری کلام سے بھی نمایاں ہوتی ہے بطور نمونہ تشحیذ الاذہان ماہ فروری ۱۹۰۹ء میں شائع شدہ آپ کی ایک نظم کے چند دردناک اشعار ملاحظہ ہوں:۔

صدمات سے پارہ ہائے جگر کھا رہا ہوں میں
رنج و محن کے قبضہ آیا ہوا ہوں میں
میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کس ابتلاء میں ہائے ہوا مبتلا ہوں
کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا
دین محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں
میں رو رہا ہوں قوم کے مرجھائے پھول پر
بلبل تو کیا ہے اس سے کہیں خوشنوا ہوں میں

۱۹۱۱ء میں فرمایا:۔

فکرِ دیں میں گھل گیا ہے میرا جسم
دل میرا اک کوہِ آتش باز ہے

مکہ معظمہ میں سیدنا محمودؓ کی اسلام کیلئے پُرسوز دعائیں

حضرت سیدنا محمود المصلح الموعودؓ کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے اندر آخر ۱۹۱۲ء میں ایک نیا جوش (اس وقت پیدا ہوا) جبکہ آپ حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب اور سید عبد الحی صاحب عرب کے ساتھ سفر مصر و عرب پر تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ چنانچہ آپ نے پورٹ سعید سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا۔

"اگرچہ میری جسمانی صحت اس سفر میں بہت کمزور ہے لیکن روحانی طور سے بہت کچھ فائدہ ہوا ہے اور اس قدر دعاؤں کا موقعہ ملا ہے کہ پہلے کم اتفاق ہوا تھا اور مجھ سے جس قدر ہو سکا... اسلام کیلئے بہت دعائیں کیں... یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام زمین و آسمان نور سے بھر گیا ہے اور دل میں اس قدر دعا کا جوش تھا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور پھر ساتھ دل میں یہ یقین ہوتا تھا اور اطمینان تھا کہ سب دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور دعا سے طبیعت گھبراتی تھی۔"

جہاز پر سینکڑوں زبانیں بولنے والے لوگوں کو حج کے لئے جاتے دیکھ کر آپ کے دل میں ایک عجیب رقت طاری ہو گئی اور ہم نسیماً دعاؤں کا رنگ ہی اور ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے انہیں دنوں اپنے ایک مکتوب میں رقم فرمایا:۔

"ذاتی جوش دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی دیکھی نہ تھی... رابغ[1] کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو دعاؤں کے لئے کھول دیا۔ اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ قدرت الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو ترکی کی تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہو گئے اور نہایت درد دل سے آمین آمین پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔ کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیج دئے ہیں۔ اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اس وقت میں نے... حالتِ اسلام کیلئے بہت دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین کہتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک"

(بدر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ کالم ۲-۳)

اس کے بعد جب آپ مکہ معظمہ کی مبارک مقدس اور مرکز انوار و برکات اور مہبط تجلیات سرزمین میں پہنچے تو آپ کے جذبات میں ایک زبردست تلاطم پیدا ہو گیا اور قلبی واردات و مشاہدات نے ایک جدید صورت اختیار کر لی اور جونہی آپ کی نظر خدا کے آخری گھر پر پڑی آپ نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے مخصوص دعائیں شروع کر دیں۔

(الحکم ۲۱ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۵ تفسیر کبیر سورۃ البقرہ جزو دوم صفحہ ۱۵۱)

زیارت بیت اللہ کے بعد آپ نے عمرہ کیا اور اس موقعہ پر بھی اسلام کی سربلندی کیلئے نہایت عجز سے بکثرت دعائیں اور التجائیں کیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"میں نے حتی المقدور... اسلام و مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا و مروہ کی سعی کے وقت بھی"

(الحکم ۲۱ دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

مکہ کی مقدس، بابرکت، اور روح پرور اور روحانیت و نورانیت سے معمور فضاؤں نے آپ کے دل و دماغ میں دعاؤں کے لئے نہایت زبردست تحریک پیدا کی

"ہزاروں اشارات ہیں جو دل پر ہوتے ہیں اور نیکی اور تقویٰ کی تحریک کرتے اور مدد ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی تحریک بھی ہوتی ہے" (الحکم ۷-۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۹ کالم ۳)

نیز لکھا:۔

"دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القاء اور رحمت الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں خصوصاً مکہ معظمہ اور ایام حج میں دیکھے وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے"۔ (ایضاً)

حضور نے حج کے دوران میدان عرفات میں چار گھنٹے سے زیادہ دعائیں کیں ان بابرکت لمحات میں رحمت الٰہی کے آثار ایسے نظر آتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور خود اللہ جل شانہٗ و عزّ اسمہٗ کی طرف سے ایسی دعائیں القا ہوئیں جو اس سے پہلے آپ کے خیال و تصور میں بھی نہ آئی تھیں

دعاؤں کا فوری اور اعجازی اثر

ان تضرعات اور گریہ و زاری نے خدائی تقدیر کے تاروں میں ایسی زبردست جنبش پیدا کر دی کہ حضور کو مکہ معظمہ کے قیام کے دوران ہی بذریعہ رؤیا اسلام کے شاندار اور عالمگیر مستقبل کی نسبت ایک نہایت خوشکن اور عظیم الشان نظارہ دکھایا گیا جس میں میرے ذوق کے مطابق خدائی حکومت کے فیصلہ کی طرف اشارہ تھا کہ آسمان پہ سے اس پاک زمین کی سنگ بنیاد رکھ دی گئی ہے جو آئندہ چل کر پوری دنیا میں محمد رسول اللہ صلعم کا قلعہ اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کا مرکز بننے والی ہے اور جس کے ذریعہ سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پر شوکت نعرہ دنیا کے چپہ چپہ پر گونجنے والا ہے

اسلام کے شاندار مستقبل کا نظارہ

حضرت مصلح موعودؓ نے قیام مکہ کے دوران عالم رؤیا میں دیکھا کہ "ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں آسمان سے سخت گرج کی آواز آ رہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اتنے میں ایک دہشتناک حالت کے بعد آسمان پر ایک اور روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے اس کے بعد باآواز بلند کسی نے کچھ کہا جس کا مطلب یاد رہا کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہوئے ہیں جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی"

(الحکم ۷-۱۴ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۹ کالم ۲-۳)

پاکستان سے متعلق ایک حیرت انگیز خبر

پاکستان کی اس عظمت و اہمیت کو کہ وہ اسلام کی عالمی فتوحات و ترقیات کا پہلا زینہ ہے حضرت مصلح موعود نے اپنی زندگی میں بڑی وضاحت سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۴۷ء کے جلسہ لاہور کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں۔ کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی۔ اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے مگر پھر بھی پاکستان ایک چھوٹی چیز ہے ہمیں اپنا قدم اس سے آگے بڑھانا چاہئے اور پاکستان کو اسلامستان کی بنیاد بنانا چاہئے بے شک پاکستان بھی ایک اہم چیز ہے۔ بے شک عرب بھی ایک اہم چیز ہے بے شک حجاز بھی ایک اہم چیز ہے بے شک مصر بھی ایک اہم چیز ہے۔ بے شک ایران بھی ایک اہم چیز ہے مگر پاکستان اور عرب اور حجاز اور دوسرے اسلامی ممالک کی ترقیات

[1] پورٹ سعید اور جدہ کے درمیان ایک مقام

صرف پہلا قدم ہے۔ اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے۔ ہم نے پھر سارے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے۔ ہم نے پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے۔ ہم نے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ ہمیں پاکستان کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں مصر کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں عرب کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں ایران کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے مگر ہمیں حقیقی خوشی تب ہوگی جب سارے ملک آپس میں اتحاد کرتے ہوئے اسلامستان کی بنیاد رکھیں۔ ہم نے اسلام کو اس کی پرانی شوکت پر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور ہم نے عدل اور انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا۔ جہاں روس اور امریکہ فیل ہوئے صرف مکہ اور مدینہ ہی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ یہ چیزیں اس وقت ایک پاگل کی بڑ معلوم ہوتی ہیں۔ مگر دنیا میں بہت سے لوگ جو عظیم الشان تغیر کرتے رہے ہیں وہ پاگل ہی کہلاتے رہے ہیں۔ اگر مجھے بھی لوگ پاگل کہہ دیں تو میرے لئے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔ میرے دل میں ایک آگ ہے ایک جلن ہے۔ ایک تپش ہے۔ جو مجھے آٹھوں پہر بیقرار رکھتی ہے۔ میں مسلمانوں کو انکی ذلت کے مقام سے اٹھا کر عزت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ میں پھر قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بات میری زندگی میں ہوگی یا میرے بعد۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ میں اسلام کی بلند ترین عمارت میں اپنے ہاتھ سے ایک اینٹ لگانا چاہتا ہوں۔ یا اتنی اینٹیں لگانا چاہتا ہوں جتنی اینٹیں لگانے کی خدا مجھے توفیق دے دے اور میرے جسم کا ہر ذرہ اور میرے روح کی ہر طاقت اس کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خرچ ہوگی اور دنیا میں کوئی بڑی سے بڑی طاقت میرے اس ارادہ میں حائل نہیں ہوگی۔ میں جماعت کے دوستوں سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنے نقطہ نگاہ کو بدلیں۔ وہ زمانہ گیا۔ جب ایک غیر قوم ان پر حکمران تھی اور وہ محکوم سمجھے جاتے تھے۔ میں تو اس زمانہ میں بھی اپنے آپ کو غلام نہیں سمجھتا تھا لیکن چونکہ ایک غیر قوم ہم پر حکمران تھی کبھی کبھی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہندوستان کو چھوڑ دیں اور کسی اسلامی ملک میں جا کر رہنا شروع کر دیں۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا احسان ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم دوسرے اسلامی ملک مثلاً عرب یا حجاز میں جاتے۔ اس نے ہمیں وہ ملک دے دیا جو عمل کرے نہ کرے۔ کہلاتا خدا کا ہے۔ کہلاتا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے لئے بہت خوشی کا مقام ہے کہ چاہے اس نے چھوٹی چیز دی مگر اپنی تو دی۔ یہاں کوئی میری مانے یا نہ مانے سنے یا نہ سنے۔ جب میں یہ کہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایک حکومت قائم ہو گی پس اس تصور سے میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی میں ان غموں کو بھول جاتا ہوں جو ہندوستان میں ہمیں پیش آئے۔ اس لئے کہ میرا مکان گو میرے ہاتھ سے جاتا رہا مگر میرے آقا کو ایک مکان مل گیا۔ یہ درست ہے کہ چوالیس لاکھ مسلمانوں کے مکان ان کے ہاتھ سے جاتے رہے وہ گھر سے بے گھر ہو گئے۔ وہ جائدادوں سے بے دخل ہو گئے۔ مگر ایک جگہ ضرور ایسی پیدا ہو گئی ہے جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ میری جگہ ہے اور یہ خوشی ہماری جائدادوں کے کھوئے جانے سے بہت زیادہ ہے۔"

(الفضل ۲۳ امان / ۱۸ مارچ ۱۳۳۵ ہش / ۱۹۵۶ء صفحہ ۸)

نوجوانانِ پاکستان کو بیش قیمت نصائح

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پاکستان کے سب نوجوانوں کو خدمت پاکستان میں بھرپور حصہ لینے کی بھی ہمیشہ تلقین فرمائی چنانچہ حضور نے پاکستان کے نونہالوں اور جگر گوشوں (جسے "ینگ پاکستان" کا نام دیا جائے تو مناسب ہوگا) خاص طور پر مخاطب کیا اور فرمایا۔

"تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اپنے اخلاق اور کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے ملک کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے۔ لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں انہیں ایک بنی ہوئی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباؤ کی بنائی ہوئی روایتیں ورثہ میں ملتی ہیں۔ مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے۔ تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی راہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں۔

پس دوسرے قدیمی ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلے پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو۔ وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں۔ تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدنظر رکھنا ہوگا جو بنیاد تم قائم کرو گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ایک حد تک اس بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں۔ اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہوگی تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی اسلام کا مشہور فلسفی شاعر کہتا ہے کہ ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج!

یعنی اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھتا ہے تو اس پر کھڑی کی جانے والی عمارت اگر ثریا تک بھی جاتی ہے تو ٹیڑھی ہو جائے گی۔ پس بوجہ اس کے کہ تم پاکستان کی خشت اول ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی۔ تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلتی جائے گی۔ یہ بات

بے شک یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔

پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے اور منزل دوم بھی ہوتی ہے۔ منزل سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں وہ اپنے سفر کو ختم نہیں کرنا چاہتے وہ اپنے رخت سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جب کہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی صحیح خدمت کی داد دے سکتی ہے۔

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی امید کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا۔ تمہارا دین۔ تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۳ شہادت / اپریل ۱۳۲۹ ہش / ۱۹۵۰ء صفحہ ۳-۴)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ ادا کرنے والوں کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اپنی زکوٰۃ لاتے تو آپ فرماتے کہ اے اللہ فلاں شخص کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما اور جب میرا باپ آپؐ کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا تو آپ نے فرمایا اے اللہ ابی اوفیٰ کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے روایت کی ہے۔ اور ایک اور روایت ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپؐ فرماتے۔ اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرما۔" (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ۔ الفصل الاول)

وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جن کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار عالم کی رحمت طلب فرمائی ہے۔ صاحب نصاب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دردمندانہ عرض ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد از جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

۸-۹-۱۰ اخاء (اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان میٹرک نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے اس سال میٹرک کے امتحان منعقدہ اپریل ۱۹۷۱ء میں ۱۵۴ طالبات شریک ہوئیں عزیزہ طاہرہ خان بنت خان عبدالمجید خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۷۳۱ نمبر لے کر سکول میں اوّل رہی۔ منصورہ خانم بنت عبدالحق صاحب نے ۶۷۴ نمبر لے کر دوم پوزیشن اور بشریٰ خان بنت سردار بشیر احمد صاحب نے ۶۶۹ نمبر لے کر سوم پوزیشن حاصل کی۔ اب تک جن طالبات کے نتیجہ کا اعلان ہو چکا ہے اس کے مطابق ۴۸ طالبات نے فرسٹ ڈویژن اور ۶۷ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہے اب تک تھرڈ ڈویژن کسی بھی طالبہ کی نہیں ۲۲ طالبات کے مارکس لیٹ ہیں ۹ طالبات کا رزلٹ لیٹر آن ہے اور ۸ طالبات کی کمپارٹمنٹ ہے۔ (ہیڈ مسٹریس)

نام طالبات	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
سائنس گروپ			
امۃ الرحمٰن بشریٰ	غلام باری سیف صاحب	۴۷۴	II
ذکیہ خانم	محمد عبداللہ صاحب	۵۴۸	I
ناصرہ شاہین	محمد احمد "	۴۶۶	II
امۃ الباسط بشریٰ	محمد اسحٰق ارشد "	۶۴۶	I
طاہرہ مبارکہ	عطاء الرحمٰن "	۶۱۷	I
امۃ الرشید سیال	بشیر احمد سیال "	۵۶۸	I
طیبہ	محمود احمد "	۶۲۲	I
امۃ الکریم	محمد بشیر "	۴۶۰	II
زاہدہ نسرین	محمد اشرف "	۴۷۸	II
طاہرہ خان	خان عبدالمجید خان "	۷۳۱ اوّل	I
صبیحہ مرزا	مرزا محمد ادریس "	۶۲۸	I
طیبہ چوہدری	محمد خان "	۵۰۲	II
بشریٰ خان	سردار بشیر احمد "	۶۶۹	I
مومنہ ناہید	عبدالحق "	۵۵۳	I
ریحانہ راشدہ	عطاء اللہ "	۶۰۷	I
قدسیہ ناہید	ملک دوست محمد "	۵۹۵	I
فریدہ ناہید	منور علی خان "	۶۱۷	I
سیدہ روبینہ کوثر	سید عبدالرشید "	۴۴۹	II
آرٹس گروپ			
امۃ الشکور	پیر معین الدین صاحب	۶۵۰	I
فہمیدہ اختر	عبدالمنان "	۵۲۷	II
امۃ الجمیل	گلزار احمد "	۵۴۰	I
امۃ القدوس	عبدالوحید "	۵۴۹	I
رضیہ سلطانہ	علی محمد "	۵۱۸	II
امۃ القدوس	محمد رمضان "	۴۶۵	II
شاہدہ ناہید	عبدالمنان "	۶۱۷	I
فردوس بیگم	محمد اسمٰعیل "	۵۲۳	II
نعیمہ بیگم	نور محمد صاحب "	ENG	
ثمینہ سعید	سعید عالمگیر "	۵۱۶	II
بشریٰ زمان	عارف زمان "	۴۴۳	II
امینہ	عنایت اللہ "	۴۳۰	II
سکینہ پروین	سردار احمد "	۴۸۲	II
زاہدہ لون	سعید احمد لون "	۴۴۶	II
یاسمین عارفہ	حسن محمد خان "	۴۸۲	II
امۃ الباسط	علی محمد "	۵۱۸	II

نام طالبات	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
بشریٰ پروین	عبداللطیف صاحب	۴۵۱	II
قمر النساء	عبدالمنان "	۴۴۲	II
امۃ المصور	فضل حق "	۵۷۵	I
امۃ الرشید	عبداللطیف "	۵۴۴	I
امۃ الحفیظ	سلیمان شاہ "	۴۲۹	II
بشریٰ صدیقہ	محمد الیاس "	ENG	
امۃ الرشید	محمود داؤد "	۴۶۱	II
بشریٰ پروین	عبدالغفار "	۴۸۲	II
امۃ الرحیم	سلطان علی "	URDU-ENG. G.S	
امۃ الباسط	عبدالحق "	۵۲۶	II
امۃ الحی	محمد عبداللہ "	M.L	
نصرت بانو	روشن دین "	"	
عفت ملک	ملک خادم حسین "	"	
امۃ الرشید	منظور احمد "	"	
مسرت سلطانہ	سلطان احمد "	"	
ساجدہ پروین	محمد اسماعیل "	"	
وقار النساء	ضیاء الدین ارشد "	"	
سلمیٰ راحت	نذر محمد "	"	
فریدہ	عبدالرحمٰن "	R.L	
بی بی امینہ	داؤد جان "	"	
راحت بشریٰ	دین محمد "	M.L	
امۃ الرشید	عبدالرحمٰن "	R.L	
سلمیٰ صداقت	خورشید عالم "	M.L	
منصورہ	عبدالقادر "	R.L	
امۃ الحی بشریٰ	عبدالحکیم "	M.L	
نصرت بیگم	مرزا انور بیگ "	R.L	
طاہرہ طلعت	عبدالخالق "	M.L	
نصرت جہاں بیگم	محمد ابراہیم "	"	
امۃ المومن حمید	مرزا منور احمد "	"	
امۃ السلام	نذیر احمد "	R.L	
امۃ الحمید	عبداللطیف "	M.L	
بشریٰ پروین	عطاء الٰہی "	R.L	
بشریٰ منان	عبدالمنان "	M.L	
ثریا بیگم	محمد اسماعیل "	M.L	
رضیہ سلطانہ	نظام الدین "	R.L	
تنویر اختر	بشارت احمد "	M.L	

امۃ القدوس	عبدالمجید خان صاحب	M.L	
صبیحہ کوثر	محمد رفیق "	M.L	
رضیہ راشدہ	عزیز احمد "	M.L	
نسیم اختری بیگم	نذیر احمد "	R.L	
امۃ اللہ پروین	محمد حسین "	۵۳۳	II
سعدہ اختر	محمد شریف "	۵۱۷	II
طیبہ طلعت	مرزا محمود احمد "	۶۱۳	I
امۃ النصیر	صوبہ خان "	۴۳۸	II
صادقہ شاہین	محمد یعقوب "	۴۲۵	II
نسرین خانم	عبدالقادر "	۴۸۰	II
حفیظہ نسرین	عطاء الرحمٰن "	۶۳۳	I
حنیفہ بی بی	محمد بوٹا "	۴۴۴	II
ضیاء القمر	عبدالمجید "	۴۴۷	II
امۃ السلام	نیاز علی "	۵۲۲	II
منصورہ خانم	عبدالحق "	۶۷۴ دوم	I
صبیحہ کرامت	رحمت اللہ "	ENG	
حمیدہ بیگم	نواب دین "	۵۲۶	II
نصرت جہاں	غلام احمد "	۵۱۱	II
امۃ النصیر	غلام احمد "	۶۱۹	I
نعیمہ مرزا	مرزا فضل الرحمٰن "	۵۵۰	I
نصرت خورشید	خورشید احمد "	۶۵۵	I
طاہرہ مریم	محمد دین	۵۵۱	I
عصمت جبین	غلام مصطفیٰ "	۴۳۵	II
امۃ الجمیل	محمد عقیل	۵۹۹	I
سلیمہ اختر	مشتاق احمد "	۴۴۷	II
امۃ الحفیظ	محمد بشیر الدین "	ENG - G.S	
مسعودہ بیگم	غلام مصطفیٰ خان	۵۴۰	I
مبارکہ شوکت	جان محمد صاحب "	۵۴۳	I
بشریٰ ربانی	آفتاب احمد "	۵۸۸	I
نسیم اختر	عبدالرحمٰن "	۴۷۶	II
نصرت پروین	حسن محمد "	۴۴۰	II
امۃ الحفیظ بیگم	فیروز الدین "	۴۶۸	II
بلقیس بیگم	محمد دین "	۴۶۵	II
نصرت جہاں	رحمت اللہ "	ENG	
امۃ البشارت	عبدالرحمٰن "	۵۴۰	I
شمیم اختر	غلام نبی "	۵۰۳	II
امۃ المتین	نور محمد "	۴۱۸	II
ناصرہ شمیم	ناصر احمد خان ظفر "	۴۲۷	II
مبارکہ نذیر	نذیر احمد "	۴۰۶	II
صفیہ بیگم	محمد صادق "	۵۶۶	I
ثریا بیگم	محمد صادق "	۴۷۲	II
صدیقہ قدسیہ	محمد عبداللہ خان "	۵۱۹	II
امۃ الرشید	کرامت اللہ حقہ	۵۴۱	I
شاہدہ بیگم	عبدالرشید "	۵۸۰	I
ثریا بیگم	محمد شفیع اسلم "	۴۴۰	II
مجاہدہ پروین	عطاء اللہ "	۵۰۹	II
امۃ العزیز	عبدالرحمٰن "	۴۷۷	II
نور بیگم	نادر شاہ "	۴۷۷	II
نسیم فرحت	بشیر الدین "	۵۱۴	II
امۃ الوسیم	بشیر احمد "	۴۹۲	II
منصورہ بیگم	عثمان غنی "	۴۶۴	II
امۃ القدیر	مشتاق احمد "	۵۸۴	I
راشدہ پروین	نصیر احمد "	۵۴۵	I
رفعت آرا بیگم	معصوم احمد "	۵۷۳	I
طاہرہ ضیاء	ضیاء الدین حمید "	۴۶۴	II
امۃ المتین	ایم ایم احمد خان "	۵۵۶	I
رضیہ بیگم	فضل احمد "	۵۴۰	I
راشدہ فرزانہ	مرزا محمد مراد اعظم "	۵۶۷	I
امۃ الباسط صادقہ	محمد شفیع "	۶۱۶	I
سلمیٰ فردوس	رحمت اللہ "	۵۷۷	I

(باقی ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان اگر اپنی ہستی پر غور کرے تو آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اس کی کوئی احتیاج نہیں

بلکہ

خود اُسے اللہ تعالیٰ کی ہر آن اور ہر لمحہ احتیاج ہے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ سورۃ الفرقان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عباد الرحمٰن کی علامات بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ہمارے رسول تو اِن لوگوں کو میری طرف سے سنا دے کہ اگر تم میرے ایسے بندے بنو جن کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے تب تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم عزت کے مستحق سمجھے جاؤ گے لیکن اگر تمہاری طرف سے دعا اور استغفار کا سلسلہ جاری نہ رہے اور تم خدا تعالیٰ کے حضور جُھکنا اور عجز و انکسار اختیار کرنا اپنا شعار نہ بناؤ تو تمہارا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے۔

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ میں مَا نافیہ بھی ہو سکتا ہے اور استفہامیہ بھی مفہوم دونوں کا ایک ہی رہے گا مگر طرزِ کلام بدل جائے گی۔ اگر مَا نافیہ ہو تو آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ اے ہمارے رسول کہہ دے کہ اگر تم دُعا سے کام نہیں لو گے اور خشوع وخضوع اختیار نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر مَا استفہامیہ قرار دیا جائے تو اس آیت کے معنے یوں ہوں گے کہ اے ہمارے رسول! تو اِن لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم دعائیں نہیں کرو گے اور تضرع سے کام نہیں لو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ یعنی اس کو تمہاری ضرورت ہی کیا ہے وہ تو خود مستغنی ہے اور سب کی ضرورتیں پوری کر رہا ہے یعنی صمد ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان اگر اپنی ہستی پر غور کرے تو وہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی احتیاج نہیں بلکہ خود اسے اللہ تعالیٰ کی ہر آن اور ہر لمحہ احتیاج ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنی نادانی سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ ہمارا نماز پڑھنا یا ہمارا صدقہ دینا یا ہمارا زکوٰۃ ادا کرنا یا ہمارا حج کرنا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کوئی احسان ہے۔ اسی وجہ سے جب وہ کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں معلوم نہیں۔ خدا نے ہمیں کیوں مصیبت میں ڈالا۔ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور اسی طرح دوسرے مذہبی احکام بھی عمل کرتے ہیں۔ گویا وہ اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُن سے بدسلوکی کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ کسی شخص کا بیٹا مر گیا اور اس کا ایک دوست تعزیت کے لئے اس کے پاس گیا تو وہ چیخ مار کر رو پڑا۔ اور کہنے لگا خدا نے مجھ پر بڑا بھاری ظلم کیا ہے گویا نعوذ باللہ اُس کا کوئی حق خدا تعالیٰ نے مار لیا تھا جس کا اُسے شکوہ پیدا ہوا۔ مگر سوچنا چاہیئے کہ وہ کونسا حق ہے جو بندہ نے خدا تعالیٰ پر قائم کیا ہے مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور تقویٰ وطہارت پر فخر کیا کرتے ہیں وہ تو کسی تکلیف کے موقعہ پر چلاّ اُٹھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہم پر ظلم کیا۔ لیکن ہندوستان کا وہ مشہور شاعر جو دین سے بالکل ناواقف تھا ایک سچائی کی گھڑی میں باوجود شراب کا عادی ہونے کے کہہ اٹھا کہ ؎

جان دی۔ دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غور کرنا چاہیئے کہ جو چیز بھی انسان کے پاس سے جاتی ہے وہ آئی کہاں سے تھی؟ ذرا اپنی حیثیت کو تو دیکھو۔ وہ کونسی چیز ہے جسے اپنی کہہ سکتے ہو۔ ..... یہ چیزیں انسان کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور ہبہ اور عطیہ ہیں اور عطیہ دینے والے کا حق ہے کہ وہ جب چاہے واپس لے لے۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۷۶–۱۷۷)

بقیہ:

نتیجہ امتحان میٹرک

ساجدہ پروین	غلام نبی صاحب	۵۸۵	I
عزۃ المریم	خلیق عالم "	۵۵۶	I
پروین اختر	نصر اللہ خان "	۶۰۰	I
ساجدہ نصرت	محمد سعید "	۴۳۱	II
صبیحہ الطاف	مرزا الطاف الرحمٰن "	۴۴۶	II
امتہ الرؤف	عبد المنان "	۵۳۴	II
فریدہ نذیر	نذیر احمد "	۵۲۲	II
عابدہ متین	محمد شریف "	۴۹۸	II
عابدہ سلطانہ	محمد عقیل "	۵۶۵	II
سعیدہ اختر	ملک رفیع الدین "	۵۲۳	II
بشریٰ خانم	بشیر احمد "	۵۴۱	I
رفعت مسعود	مسعود احمد "	۴۴۷	II
شمع تنویر	خان محمد گھمن "	۴۱۱	II
خالدہ بشیر	بشیر احمد "	۵۱۳	II
مسرت خانم	عبد القدیر "	S.S	
نیلوفر شمس	معین الحق "	S.S	
نرگس النساء	محمد اعظم "	۵۳۳	II
فارحہ انجم	غلام نبی	۴۵۷	II

زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

یہ بات آپ کے فرائض میں داخل ہے کہ آپ جماعت کے تمام ایسے احباب کو جو چالیس (۴۰) سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کا رُکن بنائیں۔

اس بارہ میں اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع فرماتے رہیں تاکہ مرکز مجلس انصار اللہ کی کل کیفیت سے آگاہ رہے اور اس کے مطابق پروگرام مرتب کر سکے۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

(۱) مورخہ ۲۳ وفا/جولائی بروز جمعۃ المبارک میرے بھتیجے عزیزم رشید احمد صاحب جاوید ابن برادرم مکرم چوہدری محمد علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد الدین صاحب ایڈووکیٹ اوکاڑہ کی نواسی ہے۔

(۲) مورخہ ۲ احسان/جون کو عزیزم چوہدری غلام حسن صاحب باجوہ چک 22/10-R ضلع ملتان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نومولود برادرم مکرم چوہدری محمد علی صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے آمین

(خاکسار چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی ربوہ)

کی کماحقہ خدمت کی توفیق کے ساتھ اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

بقیہ: صفحہ اوّل

احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس ڈسپنسری کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا ہوں نیز ڈاکٹر صاحب موصوف کی جملہ مشکلات دور فرمائے اور انہیں ارضِ بلال کے باشندوں "

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴